دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطباعة و النشر

دار أهل السنة

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: نشہ آور اشیاء کے نقصانات

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاون: مفتی عبدالرشید ہمایوں المدنی

عددِ صفحات: ۸

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

:00971559421541

:00923458090612

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء

نشہ آور اشیاء کے نقصانات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلِه وصحبِه أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلِه وصَحبِه أجمعين.

نشہ کرنا حرام ہے

برادرانِ اسلام! نشہ کرنا حرام ہے، نشہ آور اشیاء چاہے تھوڑی ہوں یا زیادہ، سب ممنوع ہیں، کہ تھوڑی نشہ آور چیز ہی زیادہ کی طرف لے جاتی ہے، اور رفتہ رفتہ خوگر وعادی بنادیتی ہے، اسی لیے سرورِ کونین ﷺ نے ارشاد فرمایا: «مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهُ فَقَلِيْلُهُ حَرَامٌ»(۱) "جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ کا باعث ہو، وہ تھوڑی مقدار میں بھی حرام ہے"، تو معلوم ہوا کہ نشہ حرام ہے، اس سے بچنا ہر ایک پر لازم وضروری ہے، نشہ آور اشیاء میں سرِفہرست شراب ہے، جسے اُمُّ الخبائث کہا گیا ہے، یہ ایک انتہائی مُہلِک وخطرناک چیز ہے، شراب کا استعمال ہر صورت منع ہے، اسے بطورِ دواء استعمال کرنا بھی جائز نہیں، حضرت سیّدنا طارق بن سوَید جعفی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الأشربة، ر: ۳٦۸۱، صـ۵۲۸.

حضور نبی کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں پوچھا، آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا، اور اس کے بنانے کو بھی ناپسند فرمایا، انہوں نے عرض کی کہ میں اسے دَواء کے لیے بناتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ»[1] "یہ دَوا نہیں ہے، البتہ بیماری ضرور ہے"، سرکارِ دو عالَم ﷺ نے ہر نشہ آور شَے حرام فرمائی ہے، چاہے وہ پینے کی ہو یا کھانے کی، مائع (Liquid) ہو یا منجمد، اس کے حرام ہونے کا سبب یہ ہے کہ یہ نشہ آور اور عقل کو زائل کر دینے والی ہے۔

شمس الائمہ سَرَخسی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں کہ "بچوں کو بطَورِ دواء بھی شراب پلانا جائز نہیں، اور اس کا گناہ پلانے والے پر ہوگا، حضرت سیّدنا ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: «إِنَّ أَوْلَادَكُمْ وُلِدُوْا عَلَى الْفِطْرَةِ، فَلَا تُدَاوُوْهُمْ بِالْخَمْرِ، وَلَا تُغَذُّوْهُمْ بِهَا؛ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَجْعَلْ فِي رِجْسٍ شِفَاءً» "تمہاری اولاد فطرتِ سلیمہ پر پیدا کی گئی ہے، تو شراب سے اِن کا علاج مت کرو، نہ شراب کو ان کی غذا کا حصہ بناؤ؛ کیونکہ اللہ تعالی نے ناپاک چیز میں شفاء نہیں رکھی"، لہذا ضروری ہے کہ علاج معالجے میں بھی نشہ آور اشیاء کے استعمال سے دُور رہا جائے"[2]۔

شراب نوشی گناہِ کبیرہ ہے

عزیزانِ محترم! شراب نوشی گناہِ کبیرہ ہے اور گناہِ کبیرہ سے بچنا بخشش ومغفرت اور دخولِ جنّت کا باعث ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿إِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا﴾[3] "اگر کبیرہ گناہوں

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥١٤١، صـ٨٨٦.

(٢) "المبسوط" كتاب الأشرِبة، الجزء ٢٤، صـ٢١.

(٣) پ٥، النِّسآء: ٣١.

سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے، تو تمہارے دیگر گناہ بھی ہم بخش دیں گے، اور تمہیں عزّت کی جگہ داخل کر دیں گے"، تو معلوم ہوا کہ گناہِ کبیرہ شرک، قتل وغارت گری، زِنا و بے حیائی، تہمت، چوری اور شراب نوشی وغیرہ سے بچنا صغیرہ گناہوں کی مُعافی کا ذریعہ ہے، جبکہ گناہِ صغیرہ پر ہمیشگی اختیار کرنا صغیرہ گناہ کو بھی کبیرہ بنا دیتا ہے، منشیات کا استعمال ایک لعنت ہے، جو معاشرہ کو گھن کی طرح کھا رہا ہے، شراب نوشی شیطانی کام ہے، اس سے پرہیز واجتناب ہر مسلمان پر لازم وضروری ہے، شراب نوشی وغیرہ سے آپس میں نفرتیں پیدا ہوتی ہیں، لڑائی وقتل وغارت گری کا بازار گرم ہوتا ہے، اور بندہ عبادات ودیگر نیک اعمال سے دُور ہو جاتا ہے، لہذا جو چیز اللہ تعالی کے ذِکر ونماز وعبادات میں رُکاوٹ اور فتنہ وفساد وغیرہ کا باعث ہو، وہ بُری اور فوراً چھوڑ دینے کے قابل ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٩٠ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾[1] "اے ایمان والو! شراب، جُوا، بُت اور جُوئے کے تیر چلانا ناپاک ہی ہیں، شیطانی کام ہیں، تو اِن سے بچتے رہنا؛ تاکہ تم فلاح پاؤ، شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوا دے شراب اور جُوئے میں، اور تمہیں اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روکے، تو کیا تم باز آئے؟!"۔

معلوم ہوا کہ نشہ کرنا، عبادت واعمالِ صالحہ سے روکنا شیطان کا کام ہے، منشیات دشمنی کے بیج بونے کے علاوہ بندہ کو اپنے اصل مقصد ذکرِ الٰہی سے بھی روکتی ہے، اور بندہ کا اپنے آپ پر قابو ختم ہو جاتا ہے، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب

(١) پ٧، المائدة: ٩٠، ٩١.

وجُوئے کے ذریعے وہ ہمارے درمیان عداوت ودشمنی ڈالے، ہمیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے، مفسّرینِ کِرام فرماتے ہیں کہ "شراب جسے عربی میں خمر کہتے ہیں، نجس بھی ہے اور حرامِ قطعی بھی، یہ نشہ دے یا نہ دے مطلقًا حرام ہے"[1]۔

منشیات کی ابتداء

حضراتِ ذی وقار! نشہ وشراب سب سے قدیم نشہ مانا جاتا ہے، جسے لوگ کھانے کی مختلف اشیاء کھجور، گندم یا انگور وغیرہ اُبال کر بنایا کرتے تھے، حضرت سیّدنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص جیشان سے آیا (جیشان یمن کا ایک شہر ہے) اُس نے شہنشاہِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے اپنے علاقہ کے ایک مشروب سے متعلّق سوال کیا، اُس مشروب کا نام مِزر تھا، حضورِ اکرم نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے پوچھا: «أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ؟» "کیا وہ نشہ آور ہے؟" اُس نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى الله تعالى عَهْداً لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ» "ہر نشہ آور چیز حرام ہے، اور اللہ تعالی نے اپنے ذمے یہ عہد لیا ہے کہ جو نشہ آور چیز پیے گا، اُسے طینۃ الخبال پلائے گا"، صحابہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: «عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ» "جہنمیوں کا پسینہ"، یا فرمایا: «عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ»[2] "جہنمیوں کا نچوڑ"، تو معلوم ہوا کہ شراب نوشی گناہِ کبیرہ اور دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کا سبب اور پرانی روش ہے۔

---

(۱) "تفسیر نورالعرفان" پ۷، المائدہ، زیرِ آیت: ۹۰، ص۱۹۵۔

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ۵۲۱۷، صـ۸۹۵.

منشیات کے باعث فرد و مُعاشرے پر پڑنے والے بُرے اثرات

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! منشیات کے استعمال اور خرید و فروخت کے نقصانات و بُرے اثرات فَرد، مُعاشرے اور دِینی و دنیاوی مُعاملات پر بھی پڑتے ہیں، نشہ کی عادت جہاں انسانی تباہی کا باعث بنتی ہے، وہیں مُعاشرتی و سماجی کئی برائیوں کو بھی جنم دیتی ہے، اس لیے نشہ کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے، آج مُعاشرہ میں نشہ کو بطورِ فیشن اپنانے کا رُجحان بھی پروان چڑھ رہا ہے، مختلف تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم نوجوان نسل سب سے زیادہ متاثر ہو رہی ہے، جہاں انہیں شراب و چرس سمیت ہر طرح کی نشہ آور اشیاء بآسانی مل جاتی ہیں، ابتداءً شَوقیہ طَور پر سگریٹ پی جاتی ہے، بعد میں یہ عادت چرس، ہیروئن اور دیگر نشہ آور اشیاء تک جا پہنچتی ہے، منشیات کے استعمال سے طرح طرح کی بیماریاں بھی جنم لیتی ہیں، جگر و گردے خراب و ناکارہ ہوتے ہیں، کھانا کھانے کی خواہش کم ہو جاتی ہے، خون میں شراب کی آمزش ہو جاتی ہے، معاشرے کے بگاڑ میں اِضافہ ہوتا ہے، ایسے لوگ دیگر جرائم میں بھی ملوّث ہو جاتے ہیں، شراب کے بُرے اثرات، بُرے نتائج و وبال بیان کرتے ہوئے مفسّرینِ کرام سورۂ مائدہ کی آیت ۹۱ کے تحت فرماتے ہیں کہ "شراب نوشی اور جُوئے کا ایک وبال تو یہ ہے کہ اس سے آپس میں بُغض و عداوت پیدا ہوتی ہیں، اور جواِن برائیوں میں مبتلا ہو، وہ ذکرِ الٰہی اور نماز کے اَوقات کی پابندی سے بھی محروم ہو جاتا ہے"[1]۔

نشہ کی حالت میں انسان اپنے اور بیگانے کی پہچان بھی نہیں کرتا ہے، ایسی حرکتیں کر جاتا ہے کہ ایک کامل مسلمان اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا، نشہ اُتر جانے کے بعد اسے ان گری ہوئی حرکتوں پر شرمسار ہونا پڑتا ہے، اس کے علاوہ آپس

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ ۷، المائدہ، زیرِ آیت: ۹۱، ص ۲۳۶۔

میں لڑائی جھگڑا، مار پیٹ اور قتل وغارتگری کے باعث مُعاشرے میں اتفاق واتحاد، محبت واُلفت کے بجائے بگاڑ ودشمنیاں پیدا ہوتی ہیں، اس کا بارہا مُشاہدہ بھی ہوتا رہتا ہے، یہ تو دنیاوی نقصانات ہیں، دِینی نقصانات یہ کہ اللہ ورسول کی ناراضگی، نماز روزے میں کوتاہی وغفلت اور اللہ تعالی کی یاد سے محروم ہوتا ہے، شراب نوشی اور اس کی خرید وفروخت بھی برائیوں کا منبع ہے، اور فَرد ومُعاشرے پر بُرے اثرات کا باعث ہے، لہٰذا اِس کی خرید وفروخت اور تشہیر پر مکمل پابندی ہونی چاہیے۔

منشیات کی ممانعت

حضراتِ ذی وقار! دینِ اسلام میں نشہ کو حرام قرار دیا گیا ہے، سرکارِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»[1] "ہر نشہ آور چیز خمر ہے، اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"۔ ہر نشہ آور چیز جو دماغ میں فُتور پیدا کرے وہ حرام ہے، حضرت سیّدہ اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہا نے فرمایا: «نَهىٰ رَسُولُ الله ﷺ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَمُفتِرٍ»[2] "رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آوَر اور عقل میں فتور لانے والی چیز سے منع فرمایا ہے"، نیز منشیات کا استعمال رُوح وجسم دونوں کو متاثر کرتا ہے، جسمانی، ذہنی، اَخلاقی اور رُوحانی طَور پر بھی تباہی لاتا ہے۔

نعمتِ عقل کی حفاظت

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! اللہ ربُّ العالمین کی عطا کردہ نعمتوں میں سے عقل بھی ایک عظیم نعمت ہے، اس کی حفاظت ہم سب پر لازم وضروری ہے، اسے گناہ کے کاموں، اور شراب نوشی ودیگر غلط کاموں میں استعمال کرنا، اس عظیم

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب الأشربة، ر: ٥٢١٩، صـ٨٩٥.
(٢) "سنن أبي داود" كتاب الأشربة، ر: ٣٦٨٦، صـ٥٢٩.

نعمت کی ناشکری ہے، جبکہ نیک کاموں میں اس کا استعمال اس نعمت پر اللہ تعالی کا شکر ہے، شراب نوشی حرام، گناہِ کبیرہ، شیطانی کام اور عقل کو برباد کرنے والا فعل ہے، اس سے بچنا بے حد ضروری ہے، شراب بنانا، پینا، پلانا، اس کا کاروبار، اس کی آمدنی کھانا، کھلانا، کسی کو تحفے میں دینا سب اسلامی تعلیمات کے سَراسر خلاف اور اللہ تبارک وتعالی کی لعنت وناراضگی کا باعث ہے، رسولِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَعَنَ اللهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْـمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ»[1] "اللہ تعالی نے شراب پر، اُسے پینے والے، پلانے والے، بیچنے والے، خریدنے والے، تیار کرنے والے، جس کے لیے تیار کی جائے، اُٹھانے والے اور جس کے لیے اُٹھائی جائے، ان سب پر لعنت فرمائی ہے"، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ بُرے کاموں میں عقل کو استعمال کرکے اپنی صحت داؤ پر نہ لگائیں، اپنی عقل کی حفاظت کریں، نشہ ایک لعنت ہے، اس سے ہمیشہ بچتے رہیں؛ کہ یہ چیز دیمک کی طرح اندر ہی اندر صحت وانسانیّت کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے، نیز یہ صحت وعقل کی بربادی اور بے شمار غلط کاموں میں ملوّث ہونے کا بھی باعث ہے۔

دعا

اے اللہ! ہمیں شراب اور دیگر منشیات، اس کی خرید وفروخت اور اس میں ملوّث لوگوں سے بچ کر دوسروں کو بچانے کی توفیق وہمّت عطا فرما، ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما،

---

(١) المرجع نفسه، ر: ٣٦٧٤، صـ٥٢٧.

پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، اور تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.